ادب کے لُغوی معنی ہیں " کسی چیز کو حدِ نگاہ میں رکھنا" اصطلاح میں ادب سے مراد زبان کا علم جیسے نحو و صرف ' علمِ بیان' علمِ عروض ' بدائع و صنائع' شاعری ' افسانوی ادب (داستان' ڈراما 'ناول' افسانہ) ' نثری تحریریں جملہ اقسام کے ساتھ اور تقریرات - ادب کے ایک معنی یہ بھی بیان کئے گئے ہیں" أخذُ الشيءِ مِن كلّ جانب " یعنی کسی چیز کو ہر جانب سے لینا -

عربی میں ادب کا لفظ پہلے پسندیدہ اخلاقی روش کے مفہوم میں استعمال ہوتا تھا بعد میں یہ لفظ علوم و افکار کے لئے استعمال ہونے لگا 'کیونکہ انھیں سے انسان زیور اخلاق سے بھی آراستہ ہوتا ہے - پھر آہستہ آہستہ تقریر و تحریر کا فن ادب کا ہم معنی لفظ بن گیا - ادب کو انگریزی میں لٹریچر کہتے ہیں لیکن لفظ ادب میں شرافت و اخلاق اور شائستگی کا مفہوم بھی شامل ہے جو انگریزی کے لفظ لٹریچر میں موجود نہیں ہے - یعنی عربی کے لفظ ادب کے لحاظ سے وہی ادب عظیم کہلایا جائے گا جس کا مضمون بھی مؤدب ہو اور پیرایہ اظہار بھی -

آج کے زمانے میں بھی ادب کی شناخت دو چیزوں کے حوالے سے کی جاتی ہے - ایک قدر اور دوسرے سماج و معاشرہ - جب ادب کے سلسلے میں سماج کا لفظ بولا جاتا ہے تو ایک دوسری بحث بھی چھڑ جاتی ہے کہ ادب کا مقصد کیا ہے؟ صرف ذاتی خوشی اور تسکین اور تفریحِ طبع یا اس کے ساتھ معاشرے کو اخلاقی اقدار کا پابند بھی بنانا ادب کا مقصد ہے - علامہ اقبال کا میلان معاشرے کو مثالی بنانے کی طرف ہے - وہ خود کہتے ہیں " شاعرِ رنگیں نوا ہے دیدہِ بینائے قوم" بہت سے بڑے دانشوروں نے بھی اسی طرح کی باتیں کی ہیں جیسے " کامیاب ترین ادب وہ ہے جو ماحول کا آئینہ بھی ہو اور مستقبل کا اشاریہ بھی -

لیکن ادیبوں کی ایک بڑی تعداد(بالخصوص جو جدیدیت سے وابستہ ہیں) اس بات کی قائل ہے کہ ادب سماج کا آئینہ نہیں ہوتا - ان کے

Scanned with CamScanner

ہیں) اس بات کی قائل ہے کہ ادب سماج کا آئینہ نہیں ہوتا - ان کے نزدیک ادب کا مقصد بس اتنا ہے کہ قاری کسی ادبی فن پارے کو پڑھنے کے بعد جمالیاتی حظ اور سرخوشی (Aesthetic pleasure) کو حاصل کرے - خیر یہ ایک لمبی بحث ہے - خلاصہ کلام یہ ہے کہ ادبی فن پارہ صالح قدروں کا حامل ہو لیکن ساتھ ہی وہ لوازمِ فن کو پورا کرتا ہو اور قاری کو جمالیاتی حظ اور سرخوشی بھی بخشے -

ادب کا تفاعل زبان کی ترقی کے امکانات کو روشن کرنا بھی ہے لہذا جب ہم ادب پڑھتے ہیں تو زندگی کی حقیقتوں سے شناسائی حاصل تو کرتے ہی ہیں لیکن ساتھ ہی زبان سیکھنے کے عملی تجربے سے بھی گزرتے ہیں -

زبان اور ادب کے درمیان گہرا تعلق پایا جاتا ہے لیکن زبان قائم بالذات ہوتی ہے اور ادب قائم بالذات نہیں ہوتا - زبان کے بغیر ادب معرضِ وجود میں نہیں آسکتا ' اسے قدم قدم پر زبان کا سہارا لینا پڑتا ہے - زبان پہلے ہے اور ادب بعد میں ہے - اگر ادب کا وجود نہ ہو تو بھی زبان قائم رہ سکتی ہے - ادب کے تخلیقی عمل کے دوران زبان بھی ایک قسم کے تخلیقی عمل سے گزرتی ہے - ادیب زبان کا جب تخلیقی استعمال کرتا ہے تو اس کی ترقی کے امکانات روشن ہوجاتے ہیں اور یہ "تخلیقی زبان" کا درجہ حاصل کرلیتی ہے -

اس پوری بحث کو سمجھنے کے بعد یہ سمجھنا آسان ہو جاتا ہے کہ ادب کون سی چیز ہے اور غیر ادب کون سی چیز -

ادب کی ایک تقسیم اخلاقی بنیاد پر کی گئی ہے مثلاً تعمیری ادب اور غیر تعمیری ادب - ایک تقسیم تاریخی نوعیت کی ہے جیسے قدیم ادب اور جدید ادب - ایک تقسیم علاقائی سطح کی ہے مثلاً مشرقی ادب اور مغربی ادب اور ایک زبان کے تفاوت کی بنیاد پر کی گئی ہے جیسے عربی ادب ' فارسی ادب وغیرہ مگر یہ حقیقی تقسیمیں نہیں ہیں - سہولت اور تعارف کیلئے کی گئی ہیں - حقیقت میں ادب کو تقسیم نہیں کیا جا سکتا کیونکہ مزاج و مذاق کا فرق

Scanned with CamScanner

گئی ہے جیسے عربی ادب ' فارسی ادب وغیرہ مگر یہ حقیقی
تقسیمیں نہیں ہیں - سہولت اور تعارف کیلئے کی گئی ہیں - حقیقت
میں ادب کو تقسیم نہیں کیا جا سکتا کیونکہ مزاج و مذاق کا فرق
ہونے کے باوجود ادب انسانی نفسیات کی مشترک میراث ہے

Scanned with CamScanner